Lesson 6: Ale Imraan (Ayaat 64 - 77): Day 142 سُوۡرَةُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

اگلی آیات کا موضوع ہے 'ساز شیں'۔ اسلام سے لوگوں کو روکنے کے لئے لوگ جو ساز شیں کل کرتے تھے یا آج کر رہے ہیں۔ اُن پر بات ہو رہی ہے۔

وَدَّتۡ طَّآٮِٕفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يُضِلُّوۡنَكُمۡ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ بعض اہلِ کتاب دل سے چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کو گمراہ کر دیں اور گمراہ نہیں کرتے مگر اپنے نفسوں کو اور نہیں سمجھتے (۶۹)

وَدَّتۡ کا روٹ ہے و د د۔ اس میں ت طَّآٮِٕفَةٌ کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ مؤنث ہے۔ طائفہ چھوٹا گروہ۔ طواف بھی اسی سے ہے۔

اُن کا پہلا مقصد ہے کہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ایمان والا انسان یہ سُن کو پریشان ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں۔ اللہ تسلّی دیتا ہے کہ وہ یہ نہیں کر سکیں گے۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۷۰﴾ اے اہلِ کتاب! اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم گواہ ہو۔

اہلِ کتاب کو سمجھایا جارہا ہے کہ تم جانتے ہو اللہ کے نبیؐ سچّے ہیں۔ اُن کی تبلیغ اور تربیّت سے معاشرے میں بھلائی آرہی ہے۔ اہلِ کتاب یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے راستے سے بھٹک جائیں۔ ہم مسلمان ہوتے ہوئے بھی گمراہ ہو جائیں۔ اُنہیں پتا ہے کہ مسلمان

اپنا مذہب نہیں چھوڑتے لیکن وہ ہمیں اپنے رنگ میں رنگ لینا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہم صرف نام کے مسلمان رہ جائیں۔

ایک ہندو سیاست دان نے کہا تھا کہ ہم مسلمانوں کو ہندو نہیں بنانا چاہتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے جیسے کام کرنے لگیں۔ یعنی مسلمان ہوتے ہوئے بھی انڈین فلمیں دیکھیں۔ اُن کے جیسے کام کریں۔

آگے فرمایا جارہا ہے؛

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۱﴾

اے اہلِ کتاب! سچ میں جھوٹ کیوں ملاتے ہو اور سچی بات کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

اشارہ ہے اُن باتوں کی طرف جن کو وہ اسلام کے خلاف استعمال کرتے تھے۔ انہیں جو باتیں معلوم تھیں کہ اللہ کے نبیؐ سچّے ہیں، اُن باتوں کو چھپاتے تھے۔

وَقَالَتۡ طَّآٮِٕفَةٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اٰمِنُوۡا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَجۡهَ النَّهَارِ وَاكۡفُرُوۡۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ۖۚ ﴿۷۲﴾

اور اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے کہا جو کچھ مسلمانوں پر اُترا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کردو شاید کہ وہ بھی پھر جائیں۔

قرآن اور حدیث ﷺ۔ اگر صرف قرآن کہنا ہوتا تو صرف قرآن کا نام آتا۔ لیکن اللہ کے نبیؐ کی احادیثؐ اور اللہ کے نبیؐ کا کلام بھی اللہ کی مرضی سے تھا۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے تھے۔ اِس لئے یہاں خاص طور اس کا حکم دیا جارہا ہے؛ ایک اور سازش کا پردہ چاک ہورہا ہے۔

سب کو پتا تھا کہ جو ایک دفعہ مسلمان ہو جاتا ہے پھر وہ اسلام سے نہیں پھرتا۔ بلالؓ کی طرح۔ ظلم برداشت کرتے ہیں۔ اللہ سے محبت میں واپسی کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ اِس راستے پر چل پڑے تو قبر تک جانا ہے۔

یہود نے سازش تیار کی۔ کہ یہود صبح مسلمان ہو جائیں، کچھ دِن بعد اسلام چھوڑ دیں اور اسلام کو بدنام کر دیں کہ بہت سخت دین ہے۔ اس طرح کمزور دِل لوگ اسلام سے گھبر اجائیں گے اور شائد اسلام چھوڑ دیں۔

دو طرح کے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں۔ ایک تو مخلص اور سنجیدہ لوگ۔ وہ تو سختی سے دین پر جم جاتے ہیں۔ کچھ کمزور ہوتے ہیں لوگوں کی دیکھا دیکھی عمل کرتے ہیں۔

کمزور دِل لوگ جلدی گھبر اجاتے ہیں۔ وہ راستے سے پلٹتے ہیں اور واپس آجاتے ہیں۔

اب پھر یہی ہوتا ہے کہ لوگ خوب مزے لے کر باتیں کرتے ہیں۔ کیونکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے والی بات ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ وہ اسلام سے پلٹ کر غلط تاثر دے گا۔

وَلَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِيۡنَكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِۙ اَنۡ يُّؤۡتٰٓى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ اَوۡ يُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۚۙ ﴿۷۳﴾ اور اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو ان سے کہہ دو کہ بے شک ہدایت وہی ہے جو اللہ ہدایت کرے اور یہ بات نہ مانو کہ کوئی شخص دیا جاسکتا ہے مثل اس کے کہ تم

دیے گئے ہو یا کوئی گروہ خدا کے ہاں تم پر الزام قائم کر سکتا ہے ان سے کہہ دو کہ فضل اللہ کے اختیار میں ہے جسے چاہے وہ دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔

یہود کے علماء جاسوسی کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجتے یا پھر اس لئے بھیجتے کہ وہاں جا کر کوئی بحث چھیڑ دیں تاکہ لوگ اصل مقصد سے ہٹ جائیں اور آپس میں اختلاف میں پڑ جائیں۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ اگر آج کوئی قرآن کلاس میں جا کر فرقے کی بات کرے یا عورت مرد کی نماز میں فرق پر بحث چھیڑ دے۔

اَب یہودی علماء کو یہ بھی ڈر تھا کہ جن لوگوں کو بھیجتے ہیں وہ کہیں سچ میں مسلمان ہی نہ ہو جائیں۔ کیونکہ کلام اللہ کا اور اللہ کے نبیؐ کی زبان سے۔ یہ حق کتنی تاثیر رکھتا ہو گا۔ صحابہ کرامؓ اتنی محبت اور عقیدت سے اللہ کے نبیؐ کو سُنتے کہ پرندے سروں پر بیٹھ جاتے۔ وہ بالکل خاموشی سے سُنتے رہتے۔ یاد رکھیں!

علم کتاب سے آتا ہے اور تاثیر عمل سے آتی ہے۔

یہودی علماء اپنے لوگوں سے کہتے کہ کہیں مسلمان ہی نہ ہو جانا۔ " اور اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو" یہود مدینہ میں بہت طاقت رکھتے تھے۔ اندھوں میں کانا راجہ کی طرح۔ یہ مشرکین پر رعب رکھتے تھے۔

یہود کو مسلمانوں سے ڈر لگتا تھا کہ یہ ہم پر غالب آ جائیں گے۔ دوسرا اُن کو یہ ڈر تھا کہ۔ ' مثل اس کے کہ تم دیے گئے ہو یا کوئی گروہ خدا کے ہاں تم پر الزام قائم کر سکتا ہے' ۔ یہ کہ اللہ کے پاس جا کر ہمارے خلاف حجّت ہو جائے گی۔

آج ہمارے دین والوں کا یہی حال ہے کہ اپنا رُعب رکھنے کے لئے بعض اوقات غلط عقیدے پھیلا رہے ہیں۔ اَصل دین کا علم اُن کے پاس ہے نہیں۔ دین والوں کو خود دین سیکھنا چاہئے اور پھر آگے سکھانا چاہئے۔ مُستند بات پتا چل جائے تو پھر فوراًبات کو مان لیں۔

جھوٹی اَنا اور اندر کی بڑائی ہمیں گمراہ کر دیتے ہیں۔

یہودی علماء کے پاس ایک اچھا موقع تھا کہ وہ اللہ کے نبیؐ کے ساتھ مل جاتے لیکن وہ گمراہ ہو گئے۔ آج مکّہ اور مدینہ کے ساتھ اللہ کے نبیؐ کا نام آتا ہے۔ ہمارے لئے بھی علم کا دروازہ کھلے تو ضرور سیکھیں اور پھر عمل بدل لیں۔ علم بھی پھول کی خوشبو کی طرح ہے جو ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ اللہ ہدایت اور عزّت دیتا ہے۔ خود پسندی سے بچیں۔

'فضل اللہ کے اختیار میں ہے جسے چاہے وہ دیتا ہے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔" دوسروں سے حسد نہ کریں۔ خود نیک کام کریں۔ اپنے اساتذہ سے تقابل نہ کریں۔ اپنے اندر شوق پیدا کریں۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ جسے چاہے اپنی مہربانی سے خاص کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

ہدایت صرف اللہ سے ملے گی۔ ہدایت گروہ یا اُستاد سے نہیں ملتی۔ جتنی طلب اُتنی ہدایت۔

دِل بڑا کر لیں اور علم حاصل کریں، اللہ بہت ہدایت عطا کرے گا۔ ان دو خوبیوں سے ہدایت ملتی ہے۔

وسعتِ قلبی پیدا کریں۔ آج ہم چھوٹی چھوٹی بات پر گروہ بندی کر لیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو

برداشت کریں۔ مسلمان بھائی اور بہن کے لئے خیر خواہی اور بھلائی کا جذبہ دل میں رکھیں۔ اور اِس کا اظہار بھی کریں۔ ہم سب کو ایک دوسرے سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔

نمائش سے بچیں۔ جو علم سیکھیں اِس کو اپنے عمل میں لائیں۔ اور آگے دوسروں کو سکھائیں۔

اللہ فرماتے ہیں کہ سارے اہلِ کتاب میں کچھ اچھے لوگ بھی ہیں؛

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ اور اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ اگر تو اِن کے پاس ایک ڈھیر مال کا امانت رکھے وہ تجھ کو ادا کریں اور بعضے ان میں سے وہ ہیں اگر تو ان کے پاس ایک اشرفی امانت رکھے تو بھی تجھے واپس نہیں کریں گے ہاں جب تک کہ تو اس کے سر پر کھڑا رہے یا اس واسطے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم پر اَن پڑھ لوگوں کا حق لینے میں کوئی گناہ نہیں اور اللہ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ایک ہزار اشرفی قرض لیا۔ قرض دینے والے نے پوچھا تمہارا گواہ کون ہے؟ قرض لینے والے نے کہا میرا گواہ اللہ ہے۔

جس دن وعدے کے مطابق قرض واپس دینے والا شخص طے کی ہوئی جگہ پر پہنچا تو قرض واپس لینے والے کو ندی پار کرنے کے لئے کشتی نہ ملی اور وہ جگہ پر نہ پہنچ سکا۔ ادھر سے قرض واپس دینے والا انتظار کرتا رہا اور سوچتا رہا کہ اللہ کو گواہ بنایا تھا یہ پیسہ واپس نہیں لے جا سکتا۔ اُس نے ندی میں ایک

لکڑی کو تیرتے دیکھا تو اُس کے خول میں اشرفیاں رکھ دیں اور ساتھ ایک خط بھی رکھ دیا کہ میں قرض واپس دینے آیا تھا، بھائی صاحب آپ نہیں ملے اس لئے آپ کی امانت یہاں رکھ کر جا رہا ہوں۔

لکڑی تیرتے تیرتے دوسرے کنارے پر چلی گئی۔ اتفاق سے قرض واپس لینے والے کو جب کشتی نہ ملی وہ وہی لکڑی جلانے کے لئے گھر لے گیا۔ گھر جا کر کاٹ کر استعمال کرنے لگا تو اندر سے اشرفیاں اور خط ملا وہ پڑھ کر مطمئن ہو گیا کہ قرض واپس مل گیا ہے۔

اُدھر جس نے قرض واپس دینا تھا اَب اس فکر میں تھا کہ قرض اچھے طریقے سے واپس کیا جائے۔ اُس نے دوبارہ پیسہ جمع کیا اور اُس شخص کو ڈھونڈ کر اُس کے گھر پہنچا۔ اُسنے بتایا کہ تمہارا پیسہ اور خط مجھے اس طرح واپس مل گیا تھا۔

یہاں کہا جاتا ہے کہ اُسے واقعہ کا ذِکر ہے۔

آج بھی الحمدُللہ ایسے لوگ دُنیا میں ہیں جو بہت ایمان دار ہیں۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہیں؛ اور بعض ان میں سے وہ ہیں اگر تو ان کے پاس ایک اشرفی امانت رکھے تو بھی تجھے واپس نہیں کریں گے۔

دینار سے دین کے بدلے نار یعنی آگ خریدتے ہیں۔

یہود آج کے دور میں تالمود پڑھاتے ہیں۔ یعنی تورات کی جگہ تالمود استعمال کرتے ہیں۔

تالمود یہودی علماء کی لکھی ہوئی کتاب ہے جس میں انہوں نے اپنی مرضی کی باتیں شامل کر لی ہیں۔

" وہ کہتے ہیں ہم پر اَن پڑھ لوگوں کا حق لینے میں کوئی گناہ نہیں اور اللہ پر وہ جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔"

تالمود میں لکھا ہے کہ یہودی کسی یہودی سے جھوٹ نہ بولے اور دھوکہ نہ کرے لیکن دوسروں کے ساتھ کرنے کی اجازت ہے۔

اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ مسلمان قرآن اور سُنّت کو چھوڑ کر علماء کی لکھی ہوئی کتابوں پر بھروسہ کریں کہ فلاں امام نے یہ لکھا ہے یا فلاں عالم یہ کہتے ہیں۔

پس وہ کہتے کہ غیر یہودی سے جھوٹ بولنا اور دھوکہ کرنا جائز ہے۔ کہ صرف یہودی انسان ہیں۔ باقی سب جانور ہیں۔ ایک فلم بنائی ہے کہ 'The other side of Israel '

پھر کہتے کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ گناہ کیوں نہ ہوگا جس شخص نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ سے ڈرا تو بے شک پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے (٧٦)

جو عہد پورا کرے اور تقویٰ کرے، اللہ اُن کو ہی پسند کرتا ہے۔

یہ ہمیں ڈانت پڑی ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے جنّت نہیں ملے گی۔ شرائط پوری کرنی پڑے گی۔ دین اسلام کے تقاضے پورے کرو۔ اللہ سے دُعا ہے کہ اللہ ہمیں اِن میں شامل کر دے۔ آمین۔

یہاں سے دو گروہ پیدا ہونگے۔ ایک وہ جو کہے گا سبحان اللہ، اللہ مجھ سے محبت کرے گا۔ میں نے اَب یہی کام کرنے ہیں۔ دین کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔

دوسرا گروہ اللہ کی محبت کی پرواہ نہیں کرے گا۔ وہ کہتے ہیں؛

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾

بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر معاوضہ لیتے ہیں آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہیں اور اُن سے اللہ کلام نہیں کرے گا اور قیامت کے دن اُن کی طرف نہ دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (٧٧)

آخرت میں اِن کا کوئی حصّہ نہیں۔ اللہ اِن سے بات نہیں کرے گا۔ قیامت کے دِن اِن کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ اور نہ ہی اُن کو پاک کرے گا۔ اُن کی غلطیاں اور گناہ معاف نہیں ہونگے۔

اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔

جس کا دِل اللہ سے جُڑا ہو گا کیا وہ یہ سب برداشت کرے گا؟

کل یہود نے وہ سب کیا۔ آج مسلمان کیا کر رہے ہیں؟

ایک یہودی ربی شمائل نے کہا کہ یہودی منصف یہود کی ہر ممکن مدد کرے۔ جھوٹ سچ بول کر یہود کو مقدمہ جتوادے۔ اللہ مسلمان اُمّت کو سمجھ اور شعور عطا فرمائے۔ آمین